العلم علمان علم الابدان و علم الادیان

طب جدید پنجابی کا پہلا اور واحد رسالہ جو سب سے نکلتے والا

ماہوار رسالہ

تبصرۃ الاطباء

جلد ۱	مدیر حکیم احمد الدین موجد طب جدید	نمبر ۱۰

مقاصد رسالہ

(۱) علم علاج کے تمام مروجہ طریقوں مثل یونانی۔ ڈاکٹری۔ ویدک۔ ہومیو پیتھک وغیرہ کے اصولوں پر محققانہ و منقدانہ بحث کرنا اور انکے غلط مسائل کو پختہ دلائل کے ساتھ رد کرنا اور انکے صحیح مگر مختلف فیہ مسائل کو باہم تطبیق دیکر ایک جدید لیکن مکمل اور صحیح طب کا ملک میں قائم کرنا اس رسالے کا خاص اور پہلا مقصد ہوگا۔

(۲) انجمن خادم الحکمت کی طبی خدمات۔ جدید علمی نکات اور نئے نئے تجربات سے پبلک کو آگاہی دینا۔

(۳) مایوس العلاج مریضوں کو طب جدید کے ماتحت صحیح مشورہ دینا۔

ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر پتہ ذیل پر ہونی چاہئے

حکیم احمد الدین بانی انجمن خادم الحکمت

شاہدرہ لاہور

گلزار ہند سٹیم پریس لاہور میں باہتمام ایس احمد علی چشتی پرنٹر چھپا اور حکیم احمد الدین پبلشر نے شائع کیا

قواعد رسالہ

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ٹھیک یکم تاریخ کو دفتر سے شائع ہوجاتا ہے۔ جن اصحاب کو رسالہ وقت پر نہ ملے تو دس تاریخ تک بھی اطلاع دیکر مفت منگوا سکتے ہیں۔ جو بیرنگ روانہ ہوگا۔ لیکن دس تاریخ کے بعد درخواست آنے پر قیمتاً مل سکیگا۔

(۲) عام سالانہ قیمت تین روپیہ۔ طالب علموں سے دو روپیہ آٹھ آنہ۔ اُمرا سے پانچ روپیہ جو کہ ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں ہے۔

(۳) قیمت سالانہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا وی۔ پی ارسال کرنے کی اجازت بخشیں۔ بلا اجازت کسی صاحب کے نام رسالہ وی۔ پی نہ ہوگا۔ منی آرڈر بھیجنے میں خریداروں کا خرچ ۲ر ہے۔ لیکن وی۔ پی کی وصولی میں ۴ر خرچ ہوگا۔ پس اپنا فائدہ سوچ لیں۔

(۴) تمام علمی سوالات مفت درج رسالہ ہونگے۔ لیکن تشخیصی سوالات جو کسی مریض کے متعلق طبی مشورہ کے رنگ میں ہوں وہ سوالات اگر عام اطبا سے ہوں۔ تو دو آنہ فی سوال اور اگر مدیر رسالہ سے خاص ہوں تو دو روپیہ فی سوال اسکے ہمراہ بھیجنا ضروری ہوگا ورنہ تلف کردیئے جائینگے۔ البتہ ممبران انجمن خادم الحکمت کے اپنے اور انکے اہل و عیال کے متعلق ایسے سوالات مفت درج ہو سکتے ہیں۔

(۵) عارضی طور پر تبدیل مقام کے لئے اپنے ڈاک خانہ میں اطلاع کردینی چاہئے اگر ہمیشہ کے لئے یا کم از کم چھ ماہ کے لئے جگہ تبدیل کی ہو تو دفتر کو آگاہ فرمادیا کریں تاکہ آپکا پتہ تبدیل کردیا جائے ورنہ رسالہ نہ پہنچنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

(۶) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہئے۔

(۷) نمونہ کا پرچہ ساڑھے چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکیگا۔

منیجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حفظِ صحت

از مدیر رسالہ

تیسری شرط وقت کی ہے جس کی کمی بیشی سے ہر ایک موثر چیز کی تاثیر میں فرق پڑ جاتا ہے۔ سو جاننا چاہئے کہ لوگوں نے وقت کے متعلق بھی بہت سی قیود ایسی لگا رکھی ہیں جو کہ محض فضول اور بیہودہ ہیں۔ اور جن کی بنا محض وہم اور ظن پر ہے۔

مثلاً کھانے کے متعلق ایسی قیود کہ کتنی دفعہ یومیہ کھانا کھانا چاہئے اور کتنے عرصہ (وقت) کے بعد دوبارہ کھانا چاہئے۔ اور کتنا وقت غذا کو چباتے اور کھاتے ہوئے گذارنا چاہئے۔ پھر یہ کہ پانی غذا کے وقت سے پہلے پینا چاہئے۔ یا نہ غذا کے درمیان پانی پینا چاہئے یا نہ غذا کے بعد کتنے وقت تک پانی نہ پینا چاہئے وغیرہ۔ پھر جماع کے متعلق یہ کہ کتنے عرصہ (وقت) بعد ہو یا کہ غسل کس وقت کرنا چاہئے یا کہ سونا کب اور کتنا عرصہ وغیرہ وغیرہ ایسے تمام اصول خود ساختہ اور غلط ہیں۔ ایسی شرائط مقرر کرنے کی کچھ بھی ضرورت نہیں ہے۔ اور ایسی شرائط مقرر کرنا محض غیر مفید ہی نہیں بلکہ اکثر اوقات مضر ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ اوقات کی تعیین ہر ایک انسان کے واسطے یکساں کسی صورت میں بھی نہیں ہو سکتی۔ وجہ یہ کہ ہر ایک امر کے واسطے وقت کا تعین اس خاص شخص کی عادت اور ضرورت اور مقدار کے ماتحت ہونا چاہئے۔ لیکن چونکہ تمام اشخاص کی عادات اور ضروریات وغیرہ یکساں نہیں ہیں۔ اس واسطے سب کے لئے یکساں وقت کا مقرر کرنا بھی خلاف عقل ہے۔ مثلاً چھوٹے بچے بار بار کھایا کرتے ہیں۔ اور واقعی انکو تھوڑے تھوڑے وقت کے بعد کھانا بھی چاہئے۔ کیونکہ انکا سن نمو ہے۔ یعنی انکا جسم ہر روز

بڑھ رہا ہے۔ اس واسطے انکو بار بار کھانا چاہئے۔ پس اس ضرورت کے ہوتے ہوئے اگر انکے واسطے خاص خاص وقت مقرر کئے جائیں۔ تو لامحالہ انکی ضرورت پوری نہ ہوگی اور انکے نمو میں فرق پڑ جائیگا۔ اسی طرح سرد ملک کے لوگوں میں چونکہ حرارت زیادہ خرچ ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر وقت سردی کا مقابلہ کرتے کرنے میں طبیعت مدبرہ بدن حرارت کو خرچ کرتی رہتی ہے۔ پس مزید حرارت پیدا کرنے کی خاطر بار بار کھانا کھانے کی انہیں ضرورت ہوا کرتی ہے۔ پس ایسے انسانوں کو بھی گرم ملک والوں کی طرح اگر دونو وقت، نہ مقرر کی جائے تو ضروری ہے کہ انکے جسموں میں حرارت کم ہو کر طرح طرح کی امراض پیدا ہو جائیں۔ پھر دیکھو ہمارے گرم ملک میں بھی بعض لوگوں کو غریب ہونے کی وجہ سے روزانہ ایک یا حد دو دفعہ کھانا میسر آتا ہے۔ اس واسطے انکو بار بار کھانے کی عادت نہیں ہوتی۔ لیکن متمول اور امیر لوگ دن میں بار بار کھاتے رہنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ پس اگر غربا کی طرح امرا کو بھی دو دفعہ پر یکدم مجبور کیا جائے تو خلاف عادت ہونے کی وجہ سے انکو ضرور نقصان اُٹھانا پڑیگا۔ اسی طرح محنت و مشقت کرنے والے انسان زیادہ وزن اور زیادہ دفعہ کھانا کھانے کے محتاج ہوا کرتے ہیں۔ برخلاف بیکار لوگوں کے جن کو بار بار کھانے کی ضرورت نہیں۔

پھر دیکھو وہی لوگ جو اپنی جوانی کی عمر میں روزانہ چار دفعہ خوب پیٹ بھر کر کھا لیا کرتے تھے۔ اب بڑے بوڑھے ہو کر دو وقت کے کھانے پر کفایت کر لیتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات رات دن میں صرف ایک دفعہ کچھ کھا کر دوسری دفعہ انکو ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ پس وقت مقرر کرنا بالکل فضول اور غلط اصول ہے۔ صحیح اصول وہی ہے جو کہ قدرت نے خود مقرر کیا ہے۔ یعنی ضرورت کے ماتحت وقت کو خاص معین کر دیا ہے۔ یعنی جب کھانے کی ضرورت ہو وہی کھانے کا وقت ہے۔ اور جتنے عرصہ میں میسری ہو جائے وہی وقت قدرت کے نزدیک صحیح ہے۔

(باقی دارد)

افعال الاعضا

از جناب حکیم مولوی عبدالغنی صاحب سکنہ جھبیو رانوالی

نظام دموی کا دوسرا سلسلہ

اعضائے ہوائیہ

ناک کے افعال اور اسکی ساخت

ناک جسے عربی میں انف فارسی میں بینی اور انگریزی میں نوز NOSE کہتے ہیں۔

(۱) اعضائے ہوائیہ کا پہلا عضو ہے جس کے راستے ہر وقت سانس کی ہوا آتی جاتی رہتی ہے۔ ہوا زندگی کے لئے نہایت ضروری جزو ہے۔ کھانے پینے کے بغیر ہم گھنٹوں بلکہ دنوں تک جی سکتے ہیں۔ لیکن ہوا کے بغیر چند منٹ بلکہ چند سیکنڈ بھی نہیں رہ سکتے۔ خداوند کریم نے جیسا اس کو ضروری بنایا ہے۔ ویسا ہی سہل الحصول کر دیا ہے۔ کہ بلا تخصیص مذہب وملت موسم وقت وعمر کے ہر ایک شخص اس نعمت غیر مترقبہ سے مستفید ہو سکتا ہے۔ اعضا بھی اس غرض کے واسطے اسی ڈھب کے مخلوق کئے ہیں۔ سبحان اللہ

ناک کی ساخت بھی ہوا کی آمد و رفت کے لئے عجیب بنائی ہے۔ دو سوراخ بنائے ہیں جو ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔ کہ ہوا کی آمد رفت میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو۔ رات ہو۔ یا دن۔ سوتے ہوں یا جاگتے۔ ہر لمحہ ہوا آتی جاتی رہتی ہے۔

(۲) ہوا جیسی ضروری چیز جس پر زندگی کا انحصار ہو۔ نہایت پاکیزہ۔ تمام کثافتوں اور گندگیوں سے صاف ہونی چاہئے۔ ہوا کی بعض کثافتیں مثل گرد و غبار اور دھوئیں وغیرہ کے تو بدیہی نظر آسکتی ہیں۔ جن کی روک تھام اور صفائی بشرط ممکن ہو سکتی ہے۔ نیز قدرت نے ناک میں بال وغیرہ انکے انسداد کے لئے پیدا کر دیئے

ہیں - کہ ہوا چھن کر پاک صاف ہو جائے - مگر ایسی کثافتیں اور مخلوقتیں بھی ہوا میں مل جاتی ہیں - جو نظر نہیں آتی - اور نہ بال وغیرہ ان کو صاف کر سکتے ہیں - ایسی ہوا سراسر مضر صحت اور مولد امراض ہوتی ہے - سو اسکے ادراک کے لیئے خداوند کریم نے **قوت شامہ** ناک کے اندر عطا فرمادی ہے - جو انسان کو ایسی متعفن ہوا سے متنبہ کر دیتی ہے - جس سے اس کا انسداد کیا جا سکتا ہے - یا اسکی صفائی کی تدابیر کر سکتے ہیں -

جس طرح متعفن ہوا مضر صحت ہے - اسی طرح خوشبو ناک ہوا مفرح اور ممد حیات ہے - پس ہر دو کا ادراک قوت شامہ ہی کرتی ہے - جو ناک کے اندر اعضائے ہوائیہ کی خادم ہے - لہذا ناک اعضائے ہوائیہ ہونے کے علاوہ آلہ شم (سونگھنے کا آلہ) بھی ہے -

ہم کس طرح سونگھتے ہیں؟ یا خوشبو اور بدبو کا ادراک ہمیں کس طرح ہوتا ہے - واضح رہے کہ جس طرح ہوا گرمی سردی سے متکیف ہوتی ہے - اسی طرح خوشبو اور بدبو سے بھی متاثر ہوتی ہے - پس ہم سانس لیتے ہیں - تو وہ ہوا بذریعہ سانس ناک میں داخل ہوتی ہے - ناک کے اوپر اندر کی طرف چشم خانوں کے چھت کے قریب ایک چھلنی نما ہڈی (عظم المصفاۃ) لگی ہوتی ہے - اس کے اوپر دو عصب پستان کے سرے کی مانند لگے ہوتے ہیں - جو ادراک شم کرتے ہیں - انکی شاخیں ناک کے اندر پھیلی ہوتی ہیں - ہوا ان سے ٹکراتی ہے - تو اُس سے متاثر ہو کر احساس خوشبو یا بدبو کا ہوتا ہے (دیکھو شکل دوسرے صفحہ پر)

نوٹ - سونگھنے کا فعل عصبی ہے - جو دماغ کے متعلق ہے - اس لئے نظام عصبی کے تحت میں بیان ہونا چاہئے تھا - مگر چونکہ سونگھنے کا آلہ ناک ہے - اس واسطے یہاں بیان کیا ہے -

(۳) ناک کے راستے فضلات سوم یہ خارج ہوتے ہیں - جو بذریعہ چھینک اور بصورت رینٹھ وغیرہ مندفع ہوتے ہیں -

چھینک - اگرچہ ایک عصبی فعل ہے - مگر ناک کے ذریعے صادر ہوتا ہے

تصویر عصب شمی - مع دماغ کا نچلا حصہ

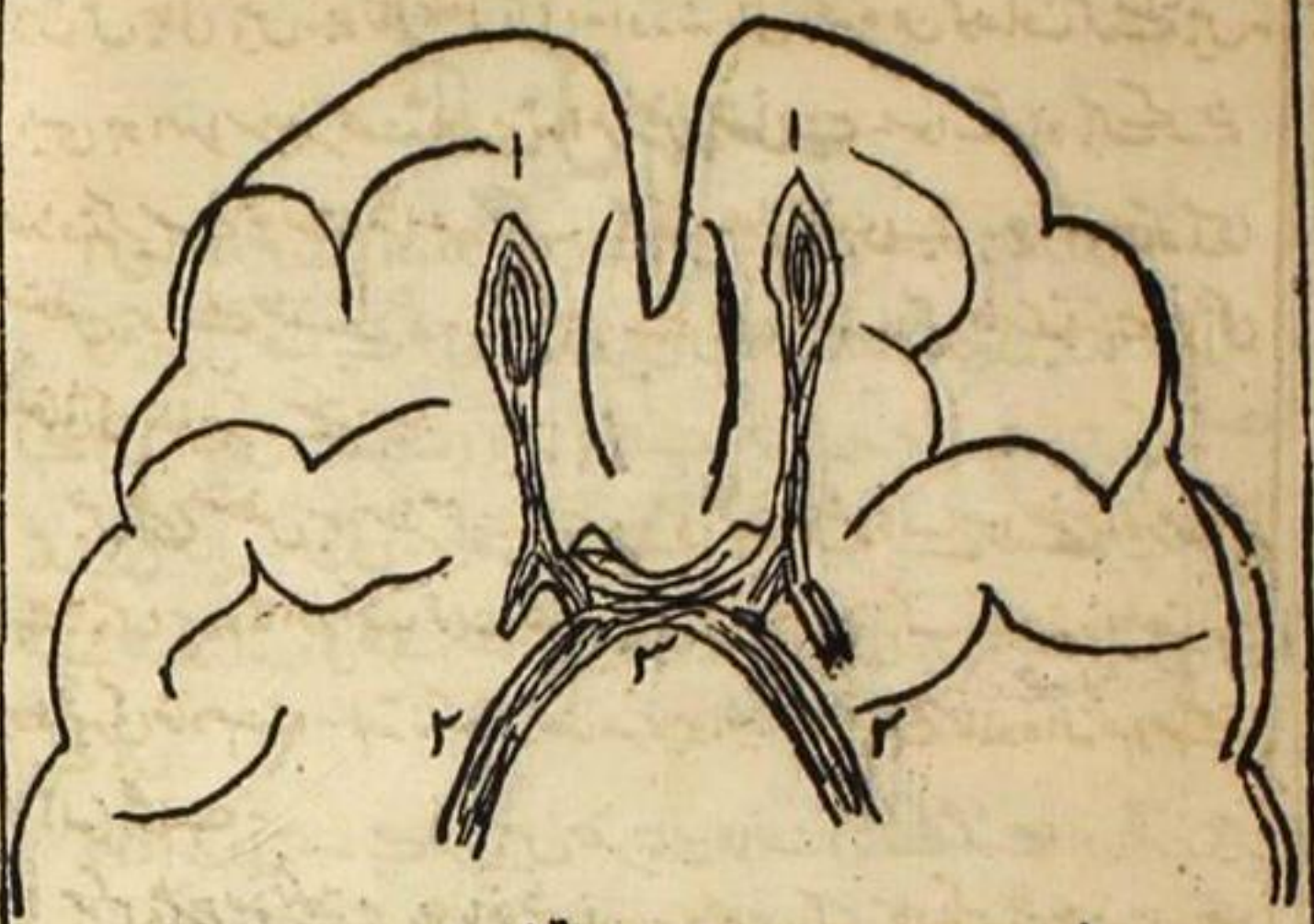

(۱) عصب شمی (۲) عصب بینائی (۳) تقاطع صلیبی قطر کے عصب کا
اس لئے اس کے تحت میں بیان کیا جاتا ہے۔

ناک کے اندر عصب شمی کی شاخیں

اس کی فلاسفی یہ ہے کہ جب کوئی خراش پیدا کرنے والی چیز ناک میں پہنچائی جاوے۔ یا خود بخود اس کی دھانس بذریعہ تنفس ناک میں چڑھ جائے تو ناک کی غشاء مخاطی اس کے اثر سے متاثر ہو کر سوزشناک ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہاں خون کا اجتماع ہونے لگتا ہے۔ تاکہ اس سے رطوبت مترشح ہو کر اس سوزش کا مقابلہ کرے۔ سو جب رطوبت یعنی مائیت دموی مترشح ہوتی ہے تو سانس لینے میں ہوا کے گذرنے کو کسیقدر مانع ہوتی ہے۔ پس طبیعت مدبرہ بدن اس سوزش کو رفع کرنے اور اس مائیت کے دغدغہ اور سدہ کو رفع کرنے کی غرض سے ہوا کو پھیپھڑہ میں بہت زیادہ جمع کر کے یکدم زور سے چھوڑتی ہے۔ جس سے چھینک کی آواز پیدا ہوتی۔ علے ہذا جب غشاء مخاطی بعض اندرونی اسباب کے ماتحت

سوزش ناک ہوتی ہے۔ تو بھی یہی نتیجہ ہوا کرتا ہے۔

ناک کی ساخت

اس کے دو سوراخ اور دو حصے ہوتے ہیں۔ بیرونی[1] حصہ اور اندرونی[2] حصہ۔

(۱) بیرونی حصہ جسے عربی میں منخرین (نتھنے) اور انگریزی میں ناسٹرلز کہتے ہیں۔ کرّیوں (غضروف) کا بنا ہوتا ہے۔ جو لچکدار ہوتا ہے۔ اس کی ساخت میں پانچ کمّیاں۔ عروق۔ اعصاب۔ عضلات وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ بیرونی طرف جلد اور اندرونی طرف غشا مخاطیہ دئیں دار ہوتی ہیں۔ جسے بشرہ مدبیہ کہتے ہیں۔

(۲) اندرونی حصہ جسے عربی میں حفرتان الانف (ناک کے گڑھے) اور انگریزی میں نیزل فاسی کہتے ہیں۔ اس میں کرّیوں کی بجائے ہڈیوں کی ساخت ہوتی ہے۔ جو گنتی میں تین ہوتی ہیں۔ ایک دائیں ایک بائیں اور ایک درمیان ہوتی ہے جسکو عظمان الانف اور انگریزی میں نیزل بوتر کہتے ہیں۔ ان میں سے آنکھوں کی طرف بھی سوراخ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب کوئی تیز بو والی چیز سونگھی جاوے تو آنکھیں بھی متاثر ہوتی ہیں۔ اور ان سے پانی (آنسو) جاری ہو جاتا ہے۔ گویا ناک کی آنکھ کے ساتھ بھی مشارکت ہے۔ ناک کے گڑھے کے دو سوراخ عظمان الحنک یعنی تالو کی ہڈیوں کی پچھلی طرف حلق میں کھلتے ہیں۔

ناک کے اندر سوزش ہونے پر غشاء مخاطیہ کا ترشح بڑھ جاتا ہے۔ اگر وہ منخرین کی غشاء تک محدود رہے۔ تو اُسے زکام کہتے ہیں۔ لیکن اگر حلق کی غشاء میں محدود ہو تو نزلہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

حلق

حلق آلات ہوائیہ کا دوسرا عضو ہے۔ اس کا بیان آلات غذائیہ میں گذر چکا ہے۔

(باقی دارد)

علم الادویہ

از حکیم احمد دین موحد طبیب جدید

(۴) **ماء الکلس کبریتی** - چونہ اور گندھک کا پانی - چونہ آب دیدہ ۱ حصہ اور گندھک آملہ سار ۲ حصہ - دونوں کو بیس حصہ پانی میں ڈال کر اسقدر پکائیں کہ نصف پانی جل جائے - باقی نصف کو چھانکر بوتل میں ڈال کر مضبوط کاگ لگاکر محفوظ رکھیں -

خواص و تاثیرات

تاثیرات بیرونی - ان بجھا چونہ یا بجھا ہوا کاوی (داغ دینے والا) ہوتا ہے اس لئے زخموں وغیرہ پر خالص طور پر نہیں لگایا جا سکتا - البتہ مسوں اور رسولیوں پر مفرد طور پر یا بعض دیگر ادویہ کے ساتھ مرکب کرکے لگایا جاتا ہے - لیکن ماء الکلس کو جب چھلی ہوئی جلد پر لگایا جائے تو اس کی تاثیر مسکن اور قابض ہوا کرتی ہے -

تاثیرات اندرونی و اعضاء متاثرہ

آلات غذا - معدہ کی ترشی کو اعتدال پر لاتا ہے - یعنی بہ سبب اپنے کھاری پن کے معدہ میں ترش رطوبات کی زیادتی کا مقابلہ کرکے اس کو معتدل بناتا ہے اس طرح سے معدہ میں دودھ کے پھٹنے کو روکتا ہے - نیز معدہ پر اس کی مسکن تاثیر بھی پڑتی ہے - امعاء پر اس کی قابض تاثیر ہوا کرتی ہے - اور بہ سبب کھاری ہونے کے ترش تیز آبوں کی زہریں تریاق اور فاد ہے -

دل و دوران خون - اس کی بہت تھوڑی مقدار خون میں داخل ہوتی ہے جس سے دل کی انقباضی طاقت بڑھ جاتی ہے - نیز یہ دوا خون کی انجمادی طاقت کو بھی کسی قدر بڑھاتی ہے - جس سے نزیف دموی میں کچھ کمی ہونے کی امید ہوتی ہے -

گردے۔ اس دوا کا کثیر حصہ تو بذریعہ فضلہ مقعد سے خارج ہو جاتا ہے صرف تھوڑا سا حصہ گردوں کی راہ سے خارج ہوتا ہے جو کہ پیشاب کی کیفیت کو کھاری کر دیتا ہے۔ اور اس سے قارورہ کی ترشی کم ہو کر سوزش بول میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

مواقع استعمال۔ بطور کاوی مسوں اور چھوٹی چھوٹی رسولیوں پر لگایا جاتا ہے۔ منہ کے کیلوں۔ چھائیوں وغیرہ پر روغن چونہ (دہن الکلس) لگایا جاتا ہے نیز جلے ہوئے مقامات پر اسکا لگانا نہایت مفید ہے۔ اور چوہے کی پھٹی ہوئی بھنی خنثاق صلبۃ الثدی) پر لگانے سے مسکن اثر رکھتی ہے۔ اگر روغن چونہ میں وفیدی کا ربالک ایسڈ ملا دیا جائے تو بہت ہی عمدہ مرکب بن جاتا ہے۔ جو سوختہ مقامات اور پھٹے ہوئے مقامات کے واسطے گویا تریاق کہنا چاہیئے۔

ماء الکلس بطور طلا کے جلدی سوزشی امراض جیسے نار فارسی وغیرہ پر لگانا مفید ہے۔ اندام نہانی کے سیلان (سیلان الرحم) میں ماء الکلس کی پچکاری بہت مفید ہے۔ نیز دیدان کی ادنےٰ قسم یعنی دود النخل (چنمنوں) میں اس کی پچکاری نفع مند ہے۔ قروح دہن میں اس کے غرغرے کرائے جاتے ہیں۔ مرض سوزاک میں پچکاری کی جاتی ہے۔ قرحۃ الانف میں اس سے کان کو دھونا مفید ہے۔ معدہ کی ترشی میں جبکہ دودھ فوراً پھٹ جاتا ہے اور ہضم نہیں ہوتا اور مریض کو دودھ کے پینے سے قبض ریاح اور بے چینی رہتی ہے یا دست آنے لگ جاتے ہیں۔ تو ماء الکلس کا اندرونی استعمال نہایت مفید ہے۔ چنانچہ ایک حصہ ماء الکلس کو چار حصہ یا اس سے زیادہ دودھ میں ملا کر پلانا ضروری ہے۔ ترش قے آنے میں دینا قے کو روک دیتا ہے۔ بچونکی بدہضمی اور انکے دستوں میں نہایت مفید ہے۔

ماء الکلس شکری۔ عموماً معدہ کی ترش رطوبات اور قے و دستوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ماء الکلس کبریتی۔ خارش کے واسطے نہایت عمدہ دوا ہے۔ پہلے جسم کو گرم پانی سے دھو کر اسکی مالش کر دیں۔ ایکدو بار میں ہی آرام ہو جاتا ہے۔ پھوڑے پھنسیوں کے واسطے اور خصوصاً کیل اور ہپاسہ کے رفع کرنے کو اس کی مالش بہت مفید ہے۔

(۱۵) افسنتین

(یہ مضمون جناب حکیم مولوی ابوظفر محمد عبد الخالق صاحب مدیر سالک راولپنڈی نے بھیجا تھا جو کسیقدر ترمیم کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔ احمد الدین)

اس کو عربی میں خترق فارسی میں مروہ ہندی میں ناگدمن کہتے ہیں۔ یہ بوٹی ہندوستان کے کوہستانی علاقوں میں پیدا ہونے کے علاوہ خراسان۔ روس یورپ کے بعض حصص۔ اور شمالی افریقہ میں بکثرت ملتی ہے۔

صفات نباتی۔ اس کے پتے سفید سفید روئیں دار ہوتے ہیں۔ جو نقرئی رنگ کے دکھائی دیتے ہیں۔ قد میں تقریباً ۲ انچ لمبے ہوتے ہیں۔ اور اسکے پھول زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ ذائقہ سخت کڑوا اور بو نہایت تیز و ناپسند ہوتی ہے۔

حصص مستعملہ پتے اور پھولدار شاخیں۔

مقدار خوراک۔ مفرد کی مقدار خوراک ایک ماشہ سے ۲ ماشہ تک ہے۔ لیکن مرکبات کی خوراکیں علیحدہ علیحدہ مقرر ہیں۔

مرکبات

مرکب اول عرق افسنتین جس کی ترکیب یہ ہے کہ افسنتین ایک پاؤ کو پانچ سیر پانی میں ڈال کر حسب دستور اڑھائی سیر عرق کشید کریں۔

خوراک ۲ تولہ سے ۵ تولہ تک۔

دوم۔ مطبوخ افسنتین۔ ایک پاؤ افسنتین کو ۳ سیر کھولتے ہوئے پانی میں پندرہ منٹ تک بند برتن میں رکھنے سے تیار ہو جاتا ہے۔

خوراک ۲ تولہ سے ۵ تولہ تک۔

سوم۔ رب افسنتین اخضر۔ افسنتین کے سبز پتے بمع شاخوں اور پھولوں کے لیکر خوب کوٹیں اور اسکا عصارہ لیکر عمدہ گف دار کپڑے کی

صافی میں چھانکر نرم نرم آگ پر پکائیں حتے کہ دودھ کی طرح پھٹ جائے یعنی پانی الگ اور سبزی الگ ہو جائے - پھر اس کو چھانکر سبزی کو علیحدہ کسی محفوظ برتن میں رکھدیں اور پانی کو پھر تیز آگ پر پکائیں - حتے کہ اس میں لیسدار مادہ مثل لعاب ایسبغول یا بہدانہ کے پیدا ہو یا اس کی صحیح مثال انڈے کی سفیدی کی ہے - سو جب وہ مادہ لزج پیدا ہو جائے جو کہ چند منٹوں تک ہی ہو جایا کرتا ہے - تو اس مطبوخ کو پھر چھانیں تاکہ لیسدار مادہ کو نکال کر پھینک دیا جائے اور باقی ماندہ پانی کو پھر آگ پر رکھکر تیز آنچ کے اوپر خوب پکائیں - حتے کہ غلیظ ہونا شروع ہو - اور یہ غلظت عموماً نصف پانی خشک ہو جانے پر پیدا ہو جایا کرتی ہے - اس کی علامت یہ ہوا کرتی ہے کہ برتن کے اندر پانی کے کنارولیا پر کچھ مادہ جمنے لگتا ہے - سو اس وقت برتن کو آگ پر سے اُتار لینا چاہئے - ورنہ دوا کا کچھ حصہ جلنے لگتا ہے غرضیکہ غلیظ ہو جانے پر برتن کو آگ پر سے اُتار کر کسی رکابی میں وہ مطبوخ اُلٹ دیں اور اس برتن میں سادہ پانی معقول وزن میں ڈال کر آگ پر رکھدیں اور اس برتن کے منہ پر وہ رکابی غلیظ مطبوخ والی رکھدیں تاکہ پانی سے بھاپ نکل کر رکابی کو گرم کرے اور اس طرح بھاپ کی گرمی سے وہ مطبوخ پکنا شروع ہو - اسی طرح چند گھنٹہ میں وہ مطبوخ زیادہ تر غلیظ رب کے قوام پر آجائیگا جس کی علامت یہ ہے کہ اگرچہ وہ غلیظ مطبوخ نیچے والی بھاپ کی گرمی سے ابلتا ہوگا - مگر اس میں سے پہلے کی طرح بھاپ پیدا نہ ہوگی - پس سمجھ لینا چاہئے کہ اب صرف رب رہگیا ہے - اور مائیت جل گئی (اڑ گئی) ہے - اس وقت، وہ سبزی جو پہلے طبخ کے وقت علیحدہ محفوظ رکھی ہوئی تھی اس میں خوب ملادیں - اور آگ پر سے اُتار کر رکھدیں -

خوراک ۳ رتی سے ایک ماشہ تک -

(باقی دارد)

مراسلات

مراسلہ ۱

مادہ ازلی اور ابدی ہے یا کہ حادث اور فانی ہے

گذشتہ سے پیوستہ رسالہ میں جناب حکیم سید فضل حسین صاحب کا مضمون بجواب مضمون جناب حکیم گنگا رام صاحب چھپنے کی غرض سے آیا تھا۔ لیکن میں نے اس وجہ سے کہ وہ مضمون محض مذہبی مضمون تھا۔ جس میں علم طب کے رو سے کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی تھی۔ رسالہ میں شائع نہ کیا تھا۔ بلکہ سید صاحب کی خدمت میں عرض کر دیا گیا تھا کہ اگر آپ مذہبی رنگ سے علیحدہ ہو کر اس پر کچھ لکھیں تو ضرور شائع کیا جائیگا۔ چنانچہ جناب شاہ صاحب نے مضمون ذیل روانہ فرمایا ہے۔ جو کہ نہایت شکریہ کے ساتھ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اگر حکیم گنگا رام صاحب بھی اس پر کچھ لکھنا چاہیں تو اسی طریق سے لکھ سکتے ہیں۔ جس کے شائع کرنے سے مجھے کسی طرح سے انکار نہیں ہوگا۔ (اڈیٹر)

چونکہ فلسفہ عقلیات و حقائق کے مطالعہ کا نام ہے۔ اس سے ظاہر طور پر تو یہ توقع ہو سکتی ہے۔ کہ جو لوگ اپنی عمر کا زیادہ حصہ اس میں صرف کرتے ہیں۔ انکو نسبتاً زیادہ سکون اور اطمینان ہوگا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جو لوگ جاہل اور معمولی سمجھ کے ہیں وہ بہ نسبت ان فلاسفروں کے زیادہ مطمئن اور دماغی انتشار سے آزاد ہوتے ہیں۔ انہیں کوئی چیز بھی عسیر الفہم معلوم نہیں ہوتی۔ وہ اپنی روزانہ ضروریات کی اشیاء میں کوئی تشکیک اور خطرہ نہیں رکھتے۔ مگر جب وہ اپنی طبعی میلانات اور محسوسات سے الگ ہو کر موجودہ نا تمام فلسفہ کے کسی اصول سے بہرہ مند ہو کر انہی اشیا کا مطالعہ شروع کرتے ہیں (جن کے متعلق انکا مضبوط خیال تھا کہ اچھی طرح سمجھ لی ہوئی ہیں) تو ہزاروں شبہات و توہمات میں پڑ جاتے ہیں۔ اور جب اسے اپنے عقل و حواس سے اس کی تصحیح کرنی چاہتے ہیں۔ تو طرح طرح کی نادانستہ دشواریوں اور تناقضات میں پڑ جاتے ہیں۔ اسکا

سبب تو یہ ہے - کہ اِن جملہ اشیاء کی حقائق اور تفہیم نہایت پیچیدہ ہے - یا یہ کہ ہم فطرتی طور پر اس کے معارف اور کُنہہ سے عالم نہیں ہو سکتے - جب تک اعلےٰ ہستی رہنمائی نہ کرے - پہلے فلاسفروں نے ثابت کیا تھا - کہ مادہ انادی ہے - اور غیر فانی ہے - اور لازوال ہے - جسپر بہت سے نوجوان اپنے مذہب سے دست بردار ہو کر موجودہ فلسفہ مان بیٹھے - مگر چونکہ یہ فلسفہ ناتمام تھا - اور نئے نئے تجارب اور مشاہدات نے موجودہ اصول کو غلط قرار دیا ہے - اور کئی ایک حقائق ثابت ہوئے ہیں - چنانچہ تازے فلسفہ اور تجربہ نے بتا دیا ہے - کہ اِس تدریجی ترقی کی راہ میں جو ہم اِس کائنات کے ہر شعبہ میں دیکھتے ہیں - وہ اس سے ہزار سال پہلے نہ تھی - اور مادہ صرف ایک منزل ہے - جو کہ دُنیا کو طے کرنی پڑتی ہے - ایک ایسا بھی زمانہ اِس دُنیا پر آ چکا ہے - کہ موجودہ مادہ جو ہم دیکھتے ہیں موجود نہ تھا - اور پھر ایسا زمانہ ہوگا کہ یہ موجود نہ ہوگا - یعنی مادہ فانی ہے - ازلی و ابدی نہیں اور اس کو بقا نہیں - اِن خیالات کی بنا ریڈیم کی ایجاد نے رکھی ہے - چونکہ یہ بھی باقی عناصروں کی طرح ایک عنصر ہے - تو اس کی حقیقت سے جو مادہ کا ثبوت ملتا ہے - وہی اصل ہے - لہذا مادہ کی حقیقت کو معلوم کرنے کے لئے ہم اس کی کیفیات کو پیش کرتے ہیں - معلوم ہو - کہ ریڈیم کو اگر پھنتر وسکوپ آلہ میں رکھکر دیکھا جائے تو اس میں ریڈیم سے روشنی کی کرنیں باہر کو اُڑتی نظر آئینگی - اور یہ حالت ریڈیم میں دن رات جاری رہتی ہے - یہ روشنی کی کرنیں کیا ہیں - تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ بجلی کی چنگاڑیاں ہیں - جو متواتر ریڈیم سے نکلتی رہتی ہیں - اور اسی طرح متواتر انکا نکلنا ریڈیم کے ایک حصہ کو جو کہ مادہ کا ایک عنصر ہے ہر آن ایک فنا سے گذرنا پڑتا ہے - یعنی وہ جو مادہ تھا آہستہ آہستہ بجلی کی چنگاریاں بن جاتا ہے - اور فنا ہو کر بجلی کی شکل اختیار کرتا ہوا کسی نامعلوم حالت میں چلا جاتا ہے - یعنی فنا ہو جاتا ہے - اور یہ نظارہ صرف ریڈیم میں ہی نہیں - بلکہ تھوریم - یورنیم میں بھی پایا جاتا ہے - جس سے یہ حقیقت مادہ ثابت ہوتی ہے - کہ ہر ایک عنصر سونا چاندی - سکہ - تانبا وغیرہ اِن نہایت چھوٹی چھوٹی بجلی کی چنگاڑیاں سے بنا ہوا

ہے۔ جن کو مختلف طور پر ترتیب دینے سے ہر ایک عنصر پیدا کیا گیا ہے۔ یعنی اِن ذرات بجلی کو ایک ترتیب سے ملانے پر ریڈیم بنائی گئی۔ دوسری ترتیب سے اکٹھا کرنے پر سونا بنایا گیا۔ اور علٰی ہذا القیاس اور کہ اِن سب میں سے یہ ذرات بجلی ہر دم علیحدہ ہوتے رہتے ہیں۔ کسی میں زیادہ جلدی اور کسی میں کم رفتار سے اور ہر آں اسی طرح انکے فنا کا موجب ہوتے رہتے ہیں۔ یعنی یہ ذرات بھی جن سے مادہ مرکب ہے۔ ہر دم منتشر ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ مادہ مادہ نہیں رہتا۔ بلکہ ایک بجلی کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جو کہ مادہ نہیں۔ بلکہ ایک طاقت ہے۔ پس مادہ بجلی کے ذرات کا مجموعہ ہے۔ جب تک اِن ذرات کا آپس میں تعلق رہتا ہے۔ مادہ موجود رہتا ہے۔ جب تعلق ٹوٹ گیا۔ مادہ فنا ہو گیا۔ اور یہ عمل ہر ہزارواں حصہ سیکنڈ میں مادہ پر واقعہ ہوتا رہتا ہے۔ اور یہ بجلی کے ذرات کروڑہا میل فی سیکنڈ کی رفتار سے بھی زیادہ مادہ سے جدا ہو کر کسی نامعلوم حالت کو چلے جاتے ہیں اور مادہ کے فنا کا باعث ٹھیرتے ہیں۔ اگرچہ اِس تحقیقات اور مشاہدات سے مادہ کا فنا ہونا تو ثابت ہو گیا۔ لیکن اس کے انادی ملنے والے سوال پیش کر سکتے ہیں۔ کہ ہم ان چھوٹے ذرات کو ہی جو باہر کو دوڑتے ہیں۔ اور جن سے آج یہ سارا مادہ مرکب مانا جاتا ہے۔ بجائے گذشتہ زمانہ کے ایٹم کے لاتبدیل خیال کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح مادہ پھر بھی غیر فانی ہی ٹھیرتا ہے۔ اور اصل حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر مزید تحقیقات کچھ اور نہ ثابت کر دیتی۔ تو صرف مذکورہ بالا واقعات کی بنا پر مادے کے فانی ہونے کا مسئلہ پورے طور پر غلط نہ ٹھیرتا۔ لیکن موجودہ تجربہ نے کھلے کھلے طور پر یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ الیکٹران یا بجلی کے ذرات جو انتہائی حصہ مادے کا یقین کئے جاتے ہیں۔ مادے کی تعریف میں نہیں آ سکتے اور وہ مادہ نہیں بلکہ طاقت ہیں۔ پس موجودہ نئی تحقیقات نے ثابت کر دیا کہ یہ ساری کائنات مادی جس سے یہ سورج۔ زمین۔ چاند سیارے۔ معدنیات۔ حیوانات۔ نباتات۔ انسان وغیرہ بنے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ حقیقت میں سوائے بجلی کی مختلف صورتوں کے اور

کچھ نہیں۔یعنی یہ سارا نظارہ ایک برقی منظر ہے۔جن کے ذرات کو مختلف طور پر ترکیب دینے سے انسان و معدنیات وغیرہ بنائے گئے۔ اِن ذرات کا اکٹھا ہونا ہمارا بقا اور منتشر ہونا ہمارا فنا ہے۔ گویا مادہ ازلی۔ابدی نہیں۔ اب جب مادہ بجلی کی ایک صورت ثابت ہو گیا۔تو پھر اعتراض ہو سکتا ہے۔کہ اچھا مادہ کا فنا تو مان لیا۔ مگر اِس بجلی کو تو بقا ہے۔جس سے یہ مادہ بنا۔جواب یہ ہے کہ مادہ اور بجلی دو مختلف مانی ہوئی اشیا ہیں۔ جب مادہ اصل منبع بجلی ہی فنا ثابت ہو گیا۔تو پھر بجلی کو کیسے بقا ہو سکتی ہے۔جو کہ ایک طاقت ہے۔یعنی جب زید ہی فنا ہے۔ تو اس کی طاقت کو کیسے بقا ہو سکتی ہے۔ بقا رہنا تو کجا وہ تو $\frac{1}{100}$ سیکنڈ میں فنا سے گذرتا ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اِن بجلی کے ذرات کو بھی بقا نہیں۔کیونکہ مشاہدہ اور تجربہ بتاتا ہے کہ وہ اپنے مرکز سے جدا ہو کر کسی نامعلوم حالت میں جا کر تباہ ہو جاتے ہیں۔ اس امر کے سمجھنے کے لئے کہ وہ نامعلوم حالت کیا ہے۔ اور کس طرح انکو فنا ہوتی ہے۔ضروری ہے کہ ہم سرسری طور پر ان قوانین کو سمجھ لیں۔جو بجلی میں مقرر کئے گئے ہیں۔کیونکہ جیسے بیان کیا گیا ہے۔کہ وہ ذرات بجلی ہیں جن سے مادہ بنا ہے۔ تجربہ اور مثال کے طور پر ایک شیشے کا رول اور ایک بنات کا ٹکڑا لیویں۔ملاحظہ کریں۔کہ اِن میں بجلی نہیں۔ اب اِن دونوں کو یعنی شیشے کے رول کو بنات کے ٹکڑے میں خوب زور اور طاقت سے رگڑیں۔اب بجلی پیدا ہو گئی۔یعنی وہ طاقت جو ان کو رگڑنے سے پیدا ہوئی۔بجلی بن جاتی ہے۔اور کشش اتصال رکھتی ہے۔ اور وہ بجلی شیشے کے رول میں اور قسم کی ہوتی ہے اور بنات کے ٹکڑے میں اور قسم کی۔جن کو مثبت منفی کے اصطلاح سے نامزد کیا جاتا ہے۔ تجربہ بتاتا ہے کہ مثبت قسم کی بجلی کے ذرات ایک دوسرے سے علیحدہ رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اسی طرح منفی قسم کے ذرات بھی۔لیکن ہر دو مخالف قسم کی بجلیوں کے ذرات آپس میں ہمیشہ ملنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اور جب کبھی مثبت قسم کی بجلی کے ذرات منفی قسم کی بجلی کے ذرات سے ملتے

ہیں - تو پھر وہ بجلی نہیں رہتے بلکہ طاقت کی شکل اختیار کر لیتے ہیں - جو کہ انکی پیدائش کی وجہ ہوئی تھی - یہی حالت ان بجلی کے ذرات کی ہے جن سے مادہ مرکب ہے - ریڈیم میں ایک ہی قسم کے ذرات بجلی پائے جاتے ہیں - اسی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتے رہتے ہیں - چونکہ دوسری قسم کے ذرات مخالف قسم کے ذرات کو اپنی طرف کھینچتے رہتے ہیں - اسی واسطے وہ باہر کو اُڑتے دکھائی دیتے ہیں - اور اس بات کا ثبوت کہ وہ اپنے مرکز سے علیحدہ ہو کر کسی نامعلوم حالت میں جاکر تباہ و فنا ہو جاتے ہیں - یہ ہے کہ جب وہ اپنے ہم جنس ذرات سے علیحدہ ہو جاتے ہیں - تو پھر مخالف قسم کے ذرات بجلی سے جا ملتے ہیں - اور خود بھی فنا ہو جاتے ہیں - اور اپنے مخالف قسم کے ذرات کو بھی فنا کر دیتے ہیں - اور وہ نامعلوم چیز بن جاتے ہیں - جو نہ مادہ ہوتی ہے - نہ بجلی بلکہ ایک نئی چیز جو طاقت کے نام سے نامزد کی جاتی ہے پس ثابت ہو گیا - کہ مادہ تمام ہے - عارضی رشتہ ذرات بجلی کا جو کہ ارادہ الٰہیہ کے ماتحت اس کی دست قدرت کی طاقتوں کے ذریعہ پیدا کیا گیا ہے فلسفہ جدید کے مذکورہ اصول و فیصلہ کے بعد ہم اِس مضمون کو ختم کرتے ہیں - اور اگر ضرورت ہوئی - تو پھر کچھ عرض کیا جائیگا -

(سید فضل حسین حکیم (موجد حیات نسواں) دروازہ بھگتانوالہ امرتسر)

مراسلہ ۲

السلام علیکم

(۱) رسالہ المعالج بابت ماہ نومبر ۱۹۱۹ء میں بخار کے مضمون میں دوسری علامت کا علاج چہارم درج نہیں کیا گیا - لہذا اُسکا اندراج ضروری ہے - (آئندہ باب حمیات میں مفصل لکھا جائیگا - اڈیٹر)

(۲) رسالہ تبصرۃ الاطباء بابت ماہ جنوری ۱۹۲۱ء (صفحہ ۱۸) میں امراض الاوجاع کے مضمون میں طریق علاج ۲ (اطراف کا باندھنا) مطلب بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہاتھ پاؤں کو انکی جڑھوں کے قریب باندھنے ..... اس جگہ عبارت

ختم کیگئی ہے) لیکن فروری کے رسالہ میں گذشتہ سے پیوستہ مضمون (صفحہ ۱۱) پاؤں کو گرم گرنا سے شروع ہوا ہے - یعنی صفحہ ۱۸ ماہ جنوری کے رسالہ کی بقیہ عبارت لکھنی رہ گئی ہے - اس کی ضرور اصلاح ہونی چاہئے - (واقعی یہاں کچھ عبارت رہ گئی ہے - لیکن وہ ایسی نہیں جن سے کوئی نقصان متصور ہو - لہذا جب یہ مضمون کتابی صورت میں شائع ہوگا تو تصحیح کردیجائیگی - اڈیٹر)

(۳) رسالہ جنوری میں سوال ۵ جو منجانب حکیم عزیز الدین صاحب تھا - اُس کا جواب دیتے ہوئے جناب مدیر صاحب نے لکھا تھا - کہ نسخہ متذکرہ جواب کا استعمال کر کے ہفتہ عشرہ بعد اطلاع دیں - مگر بعد کے کسی رسالہ میں مستفسر صاحب کا کوئی نوٹ دیکھنے میں نہیں آیا - حالانکہ وہ صاحب ممبر انجمن ہیں - اور اُنکا فرض تھا - کہ وہ دفتر رسالہ میں اطلاع دیتے - تاکہ درج رسالہ ہو کر دیگر احباب کو بھی آگاہ کیا جاتا -

(۴) جناب مولنا حکیم عبد الغنی صاحب نے افعال الاعضاء کا جو سلسلہ جاری کیا ہے - واقعی قابل تحسین ہے - مگر اُنہوں نے معدہ کے مضمون کو ختم کرتے وقت اُس کی علامات فارقہ (یعنی افراط و تفریط) کو نظر انداز کر دیا ہے - جو کہ اس میں ایک اشد ضروری بات تھی - چنانچہ بندہ اُن کی آسانی کے واسطے لکھدیتا ہے - بدیں اُمید - کہ آئندہ مولنا صاحب ضرور درج فرما دیا کرینگے لہذا گذارش ہے - کہ ان چند سطور کو اپنے نامی رسالہ کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر مشکور فرمائیں -

معدے کی تیزی فعل کی علامات

سوزش معدہ - اضطراب - درد معدہ - غلبہ پیاس - بے چینی - متلی - قے تہوع قبض شدید - کمی بول وغیرہ -

ادویہ - تمام مزلق یعنی لغزش دینے والی اور لعابدار ادویہ مثل کتیرا - ریحہ خطمی بہدانہ وغیرہ پھر مخدر ادویہ مثل بیش - بذر البنج - افیون وغیرہ پھر مسکن ادویہ

مثل طباشیر۔ کول ڈوڈہ۔ خرفہ۔ نشاستہ۔ گل ارمنی۔ گل مختوم وغیرہ پھر تمام مقویات ومحرک معدہ بالکل قلیل مقدار میں مثل سم الفار۔ قرنفل۔ دارچینی وغیرہ۔

لیکن یاد رہے۔ کہ معدہ کے افراط فعل کی شدت اور حاد صورت میں مخدرات ومسکنات ولعابدار اشیاء سے کام لیں۔ لیکن مزمن صورت میں تھوڑی مقدار میں مقویات مفید ہونگی۔ کیونکہ اس وقت کثرت کار سے وہ عضو ضعیف ہو جاتا ہے۔

معدے کی کمی فعل کی علامات

اروغ۔ گرانی شکم وریاح۔ فساد ہاضمہ۔ عدم اشتہا وپیاس۔ قبض کا نہ ہونا یا کم از کم شدید نہ ہونا۔ بلکہ اسہال ہو جانا۔ کیونکہ اسہال امعاء کے فعل کی زیادتی کا نام ہے۔ معدے کی تیزی فعل سے اسہال نہیں ہوتے۔ بلکہ شدید قبض ہو جاتا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ جب معدہ اپنے فعل میں تیز ہو۔ تو امعاء کا فعل کم ہو جائے۔ اور اگر امعاء کا فعل تیز ہو۔ تو معدہ اپنے فعل میں قاصر رہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ معدہ کے اورام وسوزش وغیرہ میں قبض ہوتی ہے۔ اور اسہال وزحیر وسیج وغیرہ میں بھوک بند ہو جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

ادویہ۔ ابتداء تفریط افعال معدہ میں تمام مسہلات ومقیات مفید ہیں۔ بشرطیکہ ماکولہ غذا باعث ہو۔ اور عموماً یہی باعث ہوتا ہے۔ لیکن چند ایام کے ضعف معدہ میں مقویات معدہ پورے وزن کے ساتھ یعنی محرکات معدہ جنکی فہرستیں کتب طب وڈاکٹری میں موجود ہیں دینا چاہئے۔ لیکن بہت کہنہ اور مزمن ضعف معدہ میں وہ تمام چیزیں مفید ہونگی۔ جو کہ تلخ ہوں اور زیادہ محرک معدہ نہ ہوں۔ مثلاً بیخ کاسنی۔ کچلہ۔ گلو۔ چرائتہ وغیرہ یا وہ دوائیں جو محرک ہیں۔ کم مقدار میں دیجائیں۔

خادم الاطباء

احقر شیخ غلام محمدؐ۔ راولپنڈی

مراسلہ ۳

نظم

چکیدہ قلم گوہر رقم جناب حکیم عبد الرحمٰن صاحب خاکی از کوہ مری

جذبۂ بے اختیارِ شوقِ قربانی نہ پوچھ
کوچۂ تحقیق اب گنج شہیداں ہو گیا

طب کی تجدید کا روئے منور دیکھ کر
ہر زلیخا وش نثارِ ماہِ کنعاں ہو گیا

واقفِ اسرارِ علمی موجدِ طبِ جدید
جس کی کوشش سے نمایاں رازِ پنہاں ہو گیا

مرحبا صد مرحبا جدت طرازی پر تری
منبعِ علم و عمل تیرا دبستاں ہو گیا

جو گیا تیری طرف لیکر خیالِ کسبِ علم
گلستانِ فیض میں وہ گل بداماں ہو گیا

ہو نہ مایوس اب ترقی سے تو اے میرِ طبیب
خوبیٔ قسمت سے پورا آج ارماں ہو گیا

گر ترقی کی ہے خواہش کسبِ نورِ علم کر
تبصرہ تیرے لئے شمعِ شبستاں ہو گیا

لاجرم وہ ہو گیا منصور و مقبولِ جہاں
جہد کی زنجیر میں جو پا بجولاں ہو گیا

خاکیا مژدہ سنا فنِّ ترقی کا اُسے
عرصۂ تحقیق میں جو مردِ میداں ہو گیا۔

تحقیقات و تجربات

حسب وعدہ نسخہ پیچش ارسال خدمت ہے۔ اپنے اخبار گوہر بار میں کسی کونہ میں جگہ دیکر ممنون فرماویں۔

نسخہ۔ گندھک مغسول۔ پارہ مصفا۔ ناگرموتھ۔ افیون۔ اندرجو۔ گل دھاوا موچرس۔ بل گتھ۔ لودھ۔ ہر ایک ایک ایک تولہ۔

ترکیب۔ پہلے گندھک مع پارہ کو دو پہر کھرل کریں۔ پھر باقی ادویات کا سفوف کپڑ چھان کردہ داخل کجلی مذکور کریں۔ یہ اتنا کھرل کریں کہ سفوف سیاہ ہو جاوے۔ خوراک جوان کے لئے ۲ رتی سے اماشہ تک ہمراہ آب زلال انار دانہ اگر اس کے کھانے سے قے ہو جاوے تو ۴ رتی مصطگی ملا کر دیں) مذکورہ سفوف کا نام دیدک میں گندھارس ہے۔ افیونی اشخاص کو بھی اس سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ اگر

پیچش صادق ہو تو پہلے املتاس یا کسٹر آئل ۵ تولہ سے جلاب دیکر ما بعد گندھارس استعمال کراویں۔ پہلی ہی خوراک میں اپنا فائدہ ظاہر کرتا ہے۔ یہ نسخہ بندہ کا چار سال کا تجربہ شدہ ہے۔ خوراک دہی چاول۔

آشوبہ خارش تر کا مجرب المجرب نسخہ ارسال کرونگا جو کہ صرف تین یوم میں صفائی کر دیتی ہے۔

تابعدار حکیم محمد حسین چشتی مدرس مدرسہ نوکھر

استفسارات

سوال نمبر ۴۵۔ یہاں پہاڑ میں ایک پودہ ہے جس کو سُملو کہتے ہیں۔ اسکی چھال سخت کڑوی ہوتی ہے۔ جسکا سفوف بنا کر ایسے مریض کو کھلاتے ہیں جسکو دردیں ہوں خصوصاً چوٹ والی دردوں اور ضربہ وسقطہ کے مریضوں کو کھلاتے ہیں۔ اس کے دوسرے عربی وفارسی ناموں اور اس کے پورے خواص سے مطلع فرمایا جائے۔ محمد فاضل ہیڈ ماسٹر و رنیکلر مڈل سکول اویاہ تحصیل مری

سوال نمبر ۴۶۔ مرض گنج کی کوئی آسان عمدہ اور زود اثر تجویز درج رسالہ فرمائیں۔ ایک لڑکے کو گنج تھا واسلین لگانے سے اس کو آرام ہو گیا۔ اگر واسلین میں کوئی اور جزو ہو تو شائد اس سے بھی عمدہ دوا ہو جائے۔

سوال نمبر ۴۷۔ کیا کسی خوردنی دوا سے سفید بال سیاہ ہونے ممکن ہیں اگر ہیں تو کیا دوا ہے۔ تابعدار رلا رام چانتہ دیسی خیراتی شفاخانہ گوجرانوالہ

سوال نمبر ۴۸۔ پرچہ جولائی از جناب حکیم عبدالغنی صاحب نفخ۔ قراقریاح کی فلاسفی معلوم ہوئی۔ مگر علاج شافی جس سے کسی مبتلا وماپوس مریض کو دائمی صحت ریاح ونفخ سے ہوئی ہو۔ اور حکیم صاحب موصوف کا معمول ومعتمد بہا ہو ارقام نہ فرمایا جسکا سخت افسوس ہے۔ حکیم سید محمد خلیل احمد از جائس

سوال نمبر ۴۹۔ جناب حکیم محمد علی صاحب آزاد ریاست میسور سے

خنازیری تپ دق کا علاج باوجود اظہار کامیابی درج رسالہ نہ فرمایا جس کا نہایت سخت افسوس ہے۔ ایک خریدار رسالہ

سوال نمبر ۵۰ - بگڑی ہوئی چھپاکی جو دو چار سال سے ہو اسکا نسخہ مجرب درکار ہے۔ حکیم محمد حسین چشتی از نوکھر

سوال نمبر ۵۱ - میرے ایک دوست کو ذیل کے میوہ جات ہضم نہیں ہوتے بلکہ غیر منہضم پاخانہ کی راہ سے خارج ہو جاتے ہیں - اسکا سبب و علاج بذریعہ تبصرۃ الاطباء شائع فرما کر مشکور فرمائیں - میوہ جات یہ ہیں - (۱) ناشپاتی خواہ کشمیری ہو یا دیسی (۲) بہی تازہ (۳) خربوزہ (۴) آڑو حالانکہ شخص مذکور نوجوان ۲۵ سالہ بالکل تندرست اور توانا ہے - دیگر تمام خوردنی اشیاء اس کو ہضم ہو جاتی ہیں - یہ چیزیں متذکرہ بالا کیوں ہضم نہیں ہوتی ہیں - اس کے کس عضو میں نقص ہے۔

حکیم سید صید نور جلالپور جٹاں

سوال نمبر ۵۲ - اصل کرم الحی کیا شے ہے۔ ناظرین رسالہ میں سے کوئی صاحب بفصل تحریر فرمائیں - ایضاً صید نور

سوال نمبر ۵۳ - تمام حکمائے حاذقین و اطباء کاملین کی خدمت میں عرض ہے کہ کشتہ فولاد مع بی کا نسخہ جو کہ مجرب المجرب اور سینہ کا راز ہو خاصکر مولد خون صالح و منعش حرارت غریزی و مسمن بدن و مقوی اعضاء رئیسہ و ضعف جگر و مشتہی طعام اور رطوبات بدنی خشک شدہ و زائل شدہ کا ازالہ کرے اور حابس خون بواسیر و اسہال ہو - اور رنگ بھی کشتہ ہذا سرخ شنگرفی ہو رحم فرما کر کے رسالہ ہذا میں درج فرمائیں - راقم شیخ خدائے نظر از گل امام

سوال نمبر ۵۴ - احقر کے خاص عزیز کو اگرچہ کبھی ناجائز جگہ نہیں گئے مگر ہمیشہ دو بیبیاں رہیں اور ہمیشہ گھر میں رہے - اس سے کثرت ہو گئی - عمر ۵۲ سال کے قریب ہے - اس کثرت کا اثر شکم معدہ جگر ہاضمہ پر بتدریج ہوا - بدہضمی نفخ ریاح - ڈکار متلی قے کبھی دست آتے ہیں کہ روکنا مشکل ہوتا ہے پھر قبض و حبس و ریح و نفخ ہو جاتا ہے ہر دو صورت میں نہایت تکلیف ہے - ذرا سی نفخ ہو گویا جان نہیں رہی - معدہ و

اعصاب میں ضعف وسوزش مزمن ہے۔ بیحد لاغری کمزوری ہوگئی بال سر کے گر گئے۔ ناخن جھڑ گئے ہر وقت سرد چہرہ سے۔ پیشانی سے پسینہ بہتا ہے۔ گرمی سے دماغ آگ کی طرح جلتا رہتا ہے۔ بال بال سے پسینہ جاری۔ ٹوپی سر پر رکھنا دھوپ میں نکلنا کچھ کام کرنا دشوار ہے۔ رفتہ رفتہ قلب سینہ بھی مبتلا ہوگیا۔ اعصاب پشت و پاؤں میں بالکل طاقت نہ رہی دو قدم چلنا محال ہے۔ فوراً دل کھنچتا زور سے دھڑکتا سینہ دھک دھک کرتا۔ سانس اوکھڑ جاتا ہے۔ دماغ بیحد کمزور ہوا۔ کھوپری مغز پیشانی کنپٹی میں ہر وقت درد کھچاوٹ و باوٹ ہے۔ کان میں ہر وقت زور زور سے آواز ہوتی ہے۔ دماغ بھی سن سن دھم دھم کرتا ہے۔ پسینے سے تمام سر بھیگا رہتا ہے۔ کان کے آواز جسقدر زور سے ہو دماغ اُسیقدر کمزور پسینہ سے تر شریان زور زور سے تڑپتی ہے۔ بلکہ پشت کمر بازو گردن سب جگہ کی شریان تڑپتی ہے۔ ہاتھ پاؤں میں جنبش نہایت سستی کمزوری دھڑکن ہوگئی۔ ہاتھ پاؤں تمام اعضا کی حرکت قریب قریب بند ہوگئی۔ دوران خون اعصاب عضلات کوئی کام نہیں دیتے۔ چکر گھومری آنکھ میں اندھیرا بیحد ہے۔ کھوپری پیشانی ہر وقت گویا دبی پکڑی رہتی ہے۔ جب دماغ و کھوپری میں درد کھنچاوٹ پکڑن ہوتی ہے بالکل اعضا حرکت نہیں کرتے۔ پاس کی چیز اُٹھانا کپڑے پہننا اوتارنا مشکل ہے۔ اکثر سر گردن پاؤں ہاتھ کانپتا ہے۔ بازو شانہ پشت ہر وقت گویا گرفتہ رہتی ہے ریاح و باد کا سخت زور اور کاہلی سستی کمزوری کی انتہا نہیں روز بخار تبخیر کا زور ہے۔ ۲ برس سے گھر میں نہیں گئے مگر ہنوز دماغ و اعضا کا وہی حال بلکہ اب تو زندہ درگور ہیں۔ کیا کوئی شیر مرد فیاض بلا بخل و دریغ ایسا کامیاب مکمل صحیح علاج درج فرماویگا۔ کہ مریض پھر زندہ ہو کر دعا دے۔ یا اسکا علاج ہی ناپید ہے سب قصہ ہی قصہ ہے۔ مریض مذکور کھڑا ہوتا ہے تو شکم و سینہ سیدھا کرنا مشکل ہے۔ دماغ ہی اونچا نیچا نہیں کر سکتا۔ کہ فوراً چکر اندھیرا گھورا ہوتا ہے۔ دو قدم چلنے میں ہی دل و سینہ میں سخت دھک دھک ہوتا ہے۔ اور دماغ میں بھی اسی قلب کی حرکت سے دھکا لگتا دھم دھم ہوتا ہے۔ کان بھی بولتا ہے بلکہ پشت

بازو میں بھی دھڑکن پکڑن کے ساتھ ہوتی ہے۔ یا تو مریض کئی کوس بلا تکان چلا جاتا تھا یا اب چند قدم چلنے میں معلوم ہوتا ہے۔ کوئی ٹانک پشت کمر سب پکڑ لیتا ہے۔ بالکل چلنا موقوف ہے۔ گھر والوں کا سامنا ہوتے ہی کچھ رطوبت آجاتی ہے اور رقت سرعت ہاتھ پانوں میں رعشہ کی کیفیت ہوجاتی ہے۔ اونٹ کا دودھ پینے کو ایک صاحب نے تاکید کی ہے۔ اونٹ کے دودھ میں کیا یا اثر ہے۔

حکیم سید محمد خلیل احمد قصبہ جائس۔ ضلع رائے بریلی

سوال نمبر ۵۵ - انسان جب پیدا ہوتا ہے۔ خواہ نر ہو یا مادہ ہر ایک کے سینہ (چھاتی) پر دو طرف چھوٹے چھوٹے سیاہ نشان پستانوں کے ہوتے ہیں۔ پھر جب لڑکی بالغ ہوجاتی ہے۔ تو وہ نشان پستانوں کی شکل اختیار کرتے ہیں یعنے بڑ جاتے ہیں۔ اور اُس میں دودھ بھر جاتا ہے اور اُس سے بچہ پرورش پاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ لڑکی کو یہ نشان تو واجب اور ضروری ہوا۔ مگر لڑکے کو بھی یہ نشان ہوتا ہے۔ پر یہ نہیں معلوم ہوا۔ کہ اُسکو باہر باہر کی طرف نشان ہونے کا کیا فائدہ قدرت کو تھا۔ جو تمام عمر صرف ایک سیاہ نشان ہی رہتا ہے۔ کوئی کام نہیں دیتا۔ اور اگر کوئی اندر کی مشینری کو فائدہ ہوگا۔ تو اندر کی طرف سے ہوگا۔ نا کہ سیاہ نشان باہر ہونے سے۔ برائے مہربانی اگر یہ سوال جناب خود حل کرنا واجب خیال فرماویں تو تکلیف اُٹھاویں ورنہ حصول جواب کے لئے درج رسالہ فرماکر مشکور فرماویں۔

بندہ مولراج وید معرفت آر۔ شالگرام اینڈ سنز کرولہ ہری سنگھ امرتسر

جوابات استفسارات

اگرچہ گذشتہ رسالہ میں سوالات نمبر ۲۸ سے نمبر ۴۰ تک کے جوابات لکھے گئے ہیں۔ مگر ان میں سے بعض سوالات کے جوابات منجانب مولانا مولوی حکیم عبدالعزیز صاحب سکنہ بھینی کی طرف سے ایسے وقت میں موصول ہوئے جب کہ رسالہ لکھا جاچکا تھا۔ اس واسطے درج رسالہ ہونے سے رہ گئے۔ لیکن چونکہ مولانا صاحب

کے بعض جوابات بہت ضروری ہیں اور مجرب ادویہ پر مشتمل ہیں۔ اس واسطے انکا اندراج ضروری سمجھکر سب سے پہلے انہیں کے جوابات درج رسالہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد سوال نمبر ۴۱۔ اور اسکے بعد کے سوالات کے جوابات درج کئے جائینگے (تدریجی)

جواب نمبر ۲۸۔ (ترک افیون) جسقدر افیون ہر روز کھاتا ہے۔ اُس وزن کی بتّی گیرو کی بنائے اور ہر روز اُس بتّی سے وزن کرکے کھاوے۔ مگر وزن کرتے وقت گیرو کو سیل یا پتھر پر ایک دفعہ رگڑ دے جیسے بتّی کا وزن ہر روز کم ہوگا۔ افیون کا وزن بھی کم ہوتا جاویگا۔ اسی طرح جبکہ بتّی گیرو کا وجود نہیں رہیگا۔ ایکدن افیون کا وجود بھی نہیں رہیگا۔ اور افیون بہ آسانی سے بلا کسی تکلیف کے چھوٹ جاوے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

ایضاً۔ تخم دھتورہ سیاہ ۱۰ ماشہ۔ ریوند چینی ۷ ماشہ۔ سونٹھ ۳ ماشہ۔ گوند ببول ۳ ماشہ۔ گوند کو پانی میں گھولیں اور دوا کو کوٹ چھانکر اس میں ملالیں۔ اور بقدر نخود گولیاں بنا دیں۔ صبح و شام ایک ایک گولی استعمال رکھیں۔ اور افیون یکدم چھوڑ دیں ہرگز تکلیف نہ ہوگی۔ انشاء اللہ

جواب نمبر ۲۹ (شبکوری) آب بادیاں تولہ۔ زہرہ بز یک شہد ۶ ماشہ ملاکر آنکھ میں ٹپکاویں۔ اور کھانے کے لئے تخم سرس ریگ شدہ ۴ ماشہ روٹی میں پکا کھلاویں۔

جواب نمبر ۳۱۔ ایسڈ فاسفورس ۳ بوند چینی باریک شدہ میں ملاکر کھاویں تمام تکالیف دور ہونگی۔ انشاء اللہ

جواب نمبر ۳۳ (صرع) کافور۔ ہینگ جند۔ افیون مساوی الوزن حب بقدر ایک رتی صبح ایک گولی شام ایک گولی۔

جواب نمبر ۳۴ (جلق وغیرہ) اسٹن سرپ ۹ بوند پانی میں ملاکر بعد از غذا ایک وقت تین چار روز کے بعد ایک دو دن وقفہ کریں اور پھر کھلاویں۔ اور طلا کے لئے پوست بیخ کنیر ۲۔ تولہ۔ ریتک سفید ۲۔ تولہ۔ کٹھ تلخ ۶ ماشہ۔ مغز جمال گوٹہ ۶ ماشہ۔ شیر گاؤ میش ۲ سیر میں جملہ ادویہ کوٹ کر ملاویں اور

جوش دیکر جمالیں۔ پھر مکھن نکال کر صرف دو تین قطرہ طلا کریں۔ مگر ہاتھ نہ لگاویں کہ یہ دوائی آبلہ آور ہے۔ موسم بہار میں لگاویں۔ جب تک صحت نہ ہو جاوے اوپر پانی سرد نہ ڈالیں۔ ترشی و کثرت شیریں سے پرہیز رکھیں۔

جواب نمبر ۳۵ (ضیق النفس) کشتہ ہرتال ورقیہ ایک رتی ہمراہ شہد یا شراب نیلوفر بنفشہ کھلاویں۔ ترکیب باریک پیس کر ابرک کے دوپتوں میں رکھکر آگ کو ٹلہ پر رکھیں کہ ایک طرف سرخ ہو جاوے پھر اُلٹا دیں کہ دوسری طرف بھی سرخ ہو جاوے پھر نکال کر سرد کریں اور پیسیں اور شیشی میں رکھیں۔

جواب نمبر ۳۸ (قبض دائمی) کندر ماشہ۔ وچ ماشہ۔ برہمی ماشہ۔ فاسفٹ آف آئرن ماشہ گولی بقدر ۲ رتی۔ ایک گولی بعد از غذا ایک وقت اور دوسرے وقت گلقند ۲ تولہ کھاویں۔

محمد عبدالعزیز عفی عنہ

سفوف سمی

بقیہ مضمون رسالہ ماہ۔ اگست ۱۹۲۱ء

امعاء کے پرانے زخم جو پیچش و ہیج وغیرہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور نہایت گندے ہو کر مریض کے لئے اجل کا سامان بہم پہنچا دیتے ہیں۔ اس دوائی کے طفیل سے بہت جلد معدوم ہو جاتے ہیں۔ لیکن نئے قسم کے زخموں میں اس دوائی کا چنداں اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کمزور اور گندے زخموں میں فائدہ کرتی ہے۔ جہاں جلد اپنی کمزوری فعل سے اندمال نہ کر سکتی ہو۔

سرطان جیسے مرض کے لئے تو گویا یہ خاص دوا ہے چاہے سرطان بیرونی جلد پر ہو یا معدہ و رحم وغیرہ اندرونی اعضاء میں۔

(۴) چونکہ یہ دوائی بہت ہی تھوڑی خوراک میں یعنی سفوف سمی ۳ جیسے ہلکے مرکب کے استعمال میں بہت ہی عمدہ مقوی قلب ہے۔ لہٰذا دل کے تمام امراض میں مقوی قلب کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ اور بہت ہی سریع الاثر ہے۔

آپ اس کی تقویت قلب کا اس وقت حیرت کے ساتھ مشاہدہ کرینگے۔ جب آپ اپنے مریضوں کو دواء المسک اور یاقوتیاں دے دے کر تھک گئے ہوں۔ لیکن ایک دو خوراک دینے سے ہی مریض نے کہدیا ہوگا کہ اس دوائی نے مجھے بہت فائدہ پہنچایا ہے۔ تمام وہ بیماریاں جنمیں ضعف قلب کا اندیشہ ہو۔ جیسے لمبے اور معادی تپ یا وہ امراض جو دل کے ضعف کی وجہ سے پیدا ہوں جیسے استسقاء م قلبی وغیرہ۔ نیز دل کی تمام فعلی وعضوی امراض خواہ وہ اوّن القلب سے تعلق رکھتی ہوں یا بطون القلب سے اور خواہ وہ قلب کے فعل کے تغیر سے ہوں یا ساخت قلب کے خلل سے سب میں یہ دوائی موثر ہوگی۔

(۵) اعصاب کے امراض میں بھی یہ دوائی بہت ہی بدطولے رکھتی ہے چنانچہ مرض رعشہ کے لئے ایک خاص مفید اور مجرب چیز ہے۔ رعشہ کی ایک قسم پاؤں میں بھی ہو جایا کرتی ہے۔ جس سے آدمی کی رفتار غیر منتظم ہو جاتی ہے چلتے چلتے بعض اوقات پاؤں ایک طرف کو جھٹکا کھا کر چلا جاتا ہے۔ یا بجائے آگے قدم اُٹھانے کے زمین سے اُٹھتے ہی قدرے پیچھے کو رُک جاتا ہے۔ جب یہ مرض پائدار ہو جاتا ہے۔ تو اس کو عربی میں المشی علی غیر الترتیب کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اس میں بھی بہت مفید ہے۔ پھر رعشہ کے علاوہ ان اعصابی دردوں میں جو نوبت سے ہوا کرتی ہیں۔ جیسے شقیقہ واعصابہ وغیرہ مفید ہے۔ پھر علاوہ ازیں ریہ کی تشنجی امراض مثل کالی کھانسی یا تشنجی دمہ میں ایک خاص دوا ہے۔ غشاء منی طبیہ کے امراض کہنہ جیسے نزلہ وسعال ربو وغیرہ میں بھی مفید ہے۔ بشرطیکہ یہ امراض مزمنہ ہوں۔ نئی اور جوش رکھنے والی نہ ہوں۔

(۶) چونکہ یہ دوائی بذریعہ پیشاب خارج ہوتی ہوئی گردوں پر اپنی تاثیر ڈالتی ہے۔ اس لئے مرض ذیابیطس اور گردہ کے دیگر مزمنہ امراض میں بہت ہی مفید ہے۔ یہاں تک کہ وہ استسقاء جو گردہ کے امراض کے باعث ظہور میں آتی ہے۔ اس کے استعمال سے رفع ہو جاتی ہے۔

(۷) اورام غددی کے ہر قسم میں مفید ہے۔ حتےٰ کہ خنازیر کے لئے بھی بہت ہی نافع ہے۔ غدودوں کے ورم اور انکے بڑھ جانے کے واسطے اگرچہ کئی قسم کے

علاج ہیں۔ مگر براہ راست غدودوں پر اثر کر کے بغیر کسی اسہال مثل تنقیہ وغیرہ کے آرام دیدینا صرف اسی دوائی کا خاصہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس دوائی کا اثر غدود میں دو طرح سے ہوتا ہوگا۔ اول یہ کہ چونکہ غدودوں کا فعل ہے کہ خون کو اپنے میں جذب کر کے صاف کرنا اور پھر صاف کر کے عروق کے حوالے کرنا لیکن جب غدودیں اپنے فعل میں کمزور ہو جاتی ہیں۔ یعنی جو خون ان میں آتا ہے اُسے صاف نہیں کر سکتیں۔ یا خون ہی اسقدر خراب ہو جسکا صاف کرنا اُن کی طاقت سے باہر ہو تو پھر یہ جذب شدہ خون سے بھر کر اپنے حجم میں بڑھ جاتی ہیں اور ناکارہ خلط ان میں باعث فساد ہو جاتا ہے۔ لیکن جب اس دوائی سے تمام اعضائے غذائیہ ودمویہ واعصابیہ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اور بدن میں خون صالح پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ تو انکے کام میں بھی سہولیت اور خفت ہو جاتی ہے جس سے یہ اپنے فرض منصبی کو سرانجام دینا شروع کر دیتی ہیں۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ چونکہ یہ دوائی جزو بدن نہیں ہوتی اور خون میں بلکہ بدن کے ریشہ ریشہ میں پھرتی ہے تو اس طرح جب خون کے ہمراہ غدود میں آتی ہے تو اپنی اس قوت تحریک سے جو خدا نے اس میں رکھی ہے۔ غدود کو تقویت بخشتی ہے۔ جس سے غدود اپنے افعال میں تیز ہو جاتی ہیں۔ اور اپنی حالت صحت پر آجاتی ہیں۔ واللہ اعلم

(۸) حمیات میں بھی یہ دوائی بہت ہی کارآمد اور مایوسی کے اوقات میں امداد دینے والی چیز ہے۔ لیکن شدت تپ میں یا لئے تپوں میں مفید نہیں ہے بلکہ مزمن اور کم شدید حمیات میں بطور آبجیات ہے۔ اس دوائی کا خاصہ ہے کہ اکثر مزمنہ امراض میں ہی فائدہ کرتی ہے۔ اور جن جن امراض حادہ مثل ہیضہ وغیرہ میں بھی مفید ہے۔ بلکہ اکسیر ہے۔ وہ بھی شروع مرض میں نہیں بلکہ کسی قدر شدت مرض کی کمی کے وقت ہی موافق آتی ہے۔ مثلاً مرض ہیضہ میں پہلے درجہ میں چنداں موافق نہ ہوگی۔ بلکہ دوسرے یا تیسرے درجے میں مفید ہوتی ہے۔ ہیضہ کا پہلا درجہ وہ ہوتا ہے جب دست وقے کا زور ہوتا ہے۔ اور دیگر ردی علامات مثل تشنج اور

سخت نقاہت اور رنگت بدن کی سیاہی اور سرد ہو جانا بدن کا اور قلق و اضطراب کا زور ہونا - ایسی علامات پیدا نہیں ہوا کرتیں - لیکن دوسرے درجے میں اگرچہ دست وقے کی شدت کچھ کم ہو جاتی ہے - مگر دیگر ردی علامات بڑھ جاتی ہیں - تو ایسی حالت میں یہ دوائی بہت ہی کارگر ثابت ہوتی ہے - اس طرح تمام قسم کے حمیات میں یہ دوائی بوقت کمزوری اور مایوسی کے مریض کی دستگیری کرتی ہے - یہ نہیں کہ کسی خاص قسم کے خاص تپ میں مفید ہو بلکہ خواہ وہ تپ نوبتی ہو یا لازم - گرمی سے ہو یا سردی سے - ملیریائی بخار ہو یا چیچک وغیرہ کا - زکامی ہو یا طاعونی اور وبائی - تپ دق ہو یا سل وغیرہ غرضکہ ہر ایک تپ میں اسکا استعمال آخری حالتوں میں بہت مفید ہے - جو تپ نوبتی ہوں اُن میں وقفہ کے وقت ایک دو خوراک دینا چاہیئے - اور جو لازمی تپ ہوں اُن کا جب شدید درجہ گذر جائے یعنی تپ کی شدت بظاہر کم ہو جائے لیکن ردی علامات مثل مریض کا بہت کمزور ہو جانا - منہ اور منخرین کا خشک ہو جانا لبوں پر مردار سی جھلی کا جم جانا - انگلیوں کا کانپنا - آہستہ آہستہ مریض کا بڑبڑاتے رہنا ضعف ہو جانا - مریض کا کئی دفعہ غوطہ میں چلے جانا - مریض کا خون زہریلا ہو جانا - مریض کی شکل بگڑ جانا - مردنی کا چھا جانا - وغیرہ وغیرہ علامات مایوسہ ظاہر ہو جانا - اس دوائ کے استعمال کا خاص وقت ہے - مبارکی دائے تپ جن میں اکثر اسہال شروع ہو جایا کرتے ہیں اور مریض سخت کمزور ہو جاتا ہے اس دوائی کے استعمال سے فوراً اسہال بند ہو کر چند ہی خوراکوں سے تپ اتر جاتا ہے - اس دوائ میں بڑی اعلےٰ صفت یہ ہے کہ اس کے استعمال میں مریض آئندہ کمزور نہیں ہوتا بلکہ دن بدن تقویت پکڑتا چلا جاتا ہے - زچگی کے بخاروں میں بلا خوف دیا جا سکتا ہے - اور چھوٹے چھوٹے بچوں میں بھی بلا خطر یہ دوائی استعمال ہو سکتی ہے - اگرچہ بچوں کو بڑوں کی نسبت دوائی کم دینی چاہیئے - مثلاً بڑوں کی خوراک کے چہارم حصہ سے ہشتم حصہ تک کافی ہے - لیکن اگر بڑی خوراک بھی غلطی سے کبھی دیجائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے - بڑی خوراک سے میری

اس جگہ مراد یہ ہے کہ ایک ہزار فی رتی والے مرکب کی بڑی خوراک یعنی ایک رتی جو بڑوں کو دی جاتی ہے - اگر کسی بچہ کو بھی غلطی سے ایک رتی دی جائے تو نقصان نہیں کرتی -

(۹) علاوہ ان اعضاء اور امراض مذکورہ کے ہر ایک ایسے مرض میں بھی یہ دوا دی جا سکتی ہے - جو پرانی ہو گئی ہو - اور جس سے مریض نا طاقت و کمزور ہو چکا ہو - اس دوا کی یہ خصوصیت کہ عموماً یہ پرانے مرضوں اور آخری وقتوں میں کیوں مفید ہے - اور ان امراض میں ابتداً کیوں فائدہ نہیں کرتی - یہ ایک راز ہے - جو پھر کبھی بتلایا جائیگا -

(۱۰) یہ دوا ضعف باہ میں بھی عام طور پر استعمال کی جاتی ہے - لیکن یاد رہے کہ اس دوا کا براہ راست اعضاء مخصوص پر کوئی خاص اثر نہیں ہوتا - بلکہ اس لئے کہ یہ دوا مقوی تمام اعضا ہے - اور قوت باہ کا فعل بھی سب اعضاء خصوصاً اعضاء رئیسہ کی قوت و تحریک پر منحصر ہے - اس واسطے یہ دوا ضعف باہ میں بھی نہایت مفید ہوا کرتی ہے - تلک عشرۃ کاملۃ

اسکے بعد

اب میں وہ راز کی بات بھی بتلا دینا ضروری سمجھتا ہوں - کیونکہ آخر میں نے اپنے دوستوں سے اخفاء تو کرنا نہیں - پھر خواہ نخواہ کیوں آپ کو دوبارہ دریافت کرنے کی تکلیف دوں - لیکن پیشتر اس کے کہ اس دوا کے اس خاص اثر کی کہ کیوں امراض مزمنہ کے ساتھ مخصوص ہے - فلاسفی بتلاؤں - امراض کی حیثیت اور ان کی فلاسفی کا بھی بتلا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے - اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک مرض کی مثال عالم صغیر یعنی جسم انسان میں اس طرح ہے - جیسے عالم کبیر یعنی دنیا میں عام طور پر لڑائی اور فساد برپا ہو جاتے ہیں - اگر اعضاء رئیسہ میں فساد برپا ہو تو اس کی مثال یوں ہے کہ جیسے بادشاہوں میں جنگ و جدال برپا ہو جاتے ہیں - اور اگر اعضاء مرؤسہ میں فساد واقعہ ہو تو ان کی مثال یہ ہے کہ جیسے دنیا میں امراء کے باہمی مقدمات اور مقابلے ہوا کرتے

ہیں - اور دیگر چھوٹے چھوٹے اعضاء کی امراض کی مثال یوں ہے جیسے غرباء کا باہمی جوت پیزار یا مکہ بازی وغیرہ ہو جایا کرتی ہے - سو جب ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں دو ہی قسم کے فسادات برپا ہوتے ہیں - خواہ وہ سلاطین میں ہوں - خواہ امراء و غرباء میں - پہلی قسم یہ ہے کہ خواہ نخواہ کوئی شخص فساد کر دے یعنی اس فساد کا اسے کوئی حق نہ ہو - لیکن چونکہ وہ مفسد شخص خوب طاقتور ہے - اور اس کی طاقت اُس سے برداشت نہیں ہو سکتی - اس لئے خواہ نخواہ کمزوروں پر نکالنا چاہتا ہے - صرف تھوڑے سے ابھارنے کی اُسے ضرورت ہوتی ہے جیسے کوئی شخص ایسا ہو جس سے اپنی طاقت سنبھالی نہ جائے اور خواہ نخواہ دنیا میں فساد مچا دے یا جیسے اکثر ایسا دیکھا جاتا ہے کہ جس کے پاس چار پیسے جمع ہو جائیں - اُس کے سامنے ذرا بھر بھی کوئی اونچا بولا - اور اُس نے تعزیرات ہند کے کسی قانون فوجداری کے کسی نہ کسی دفعہ کے ماتحت جھٹ مقدمہ دائر کر دیا یا جیسے بعض لچے اور بدمعاش آدمی خواہ نخواہ بھلے مانسوں سے شرارت کرنے لگ جاتے اور اپنا ناجائز رعب جمانا چاہتے ہیں -

دوسری قسم کے فساد اس طرح دنیا میں ظہور پذیر ہوتے ہیں کہ واقعی مخالف کی طرف سے کسی طرح کا نقصان پہنچنے یا یقینی طور پر نقصان پہنچنے کے اندیشہ سے مقابلہ کیا جائے - جیسے کوئی نیک اور بے شر آدمی کسی شریر کی شرارت کے اندیشہ سے اسکے برخلاف قانونی چارہ جوئی کرے - یا کوئی اہل مکان کسی چور اور ڈاکو سے ناچار مقابلہ کرے - غرضیکہ دنیا میں ہر ایک جنگ لڑائی اور مقابلہ کی دو ہی صورتیں ہوا کرتی ہیں کہ یا تو محض اپنے جوش نفسانی سے کئے جاتے ہیں - یا مخالف سے تنگ آکر اپنی حفاظت اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے لیکن آپ خود جانتے ہیں کہ مقابلہ میں ہمیشہ ہر دو فریق کا ہی نقصان ہوتا ہے - خواہ سچا ہو خواہ جھوٹا ہو - یہ تو ہرگز نہیں ہوا کرتا کہ سچا آدمی مقابلہ میں بغیر کسی قسم کا نقصان اُٹھائے کامیاب ہو جائے - پس اس نکتہ کو یاد رکھنا چاہئے - کیونکہ علاج کی فلاسفی معلوم کرتے وقت یہ نکتہ کام آئیگا -

اب میں اس کو چھوڑ کر مریض کا ذکر کرتا ہوں کہ تمام امراض بھی درحقیقت دو ہی قسم پر ہیں - اول وہ کہ بدن انسانی میں سے کوئی عضو خواہ تھوڑے سے بہانہ کی وجہ سے ہی فساد کھڑا کر دے - حالانکہ چھوٹے کے سبب سے اُسکو کوئی نقصان نہ تھا - مثلاً ایک کشمیر کا باشندہ جسکا معدہ ہر روز چاول و شلغم اور بکی جیسی زود ہضم چیزیں کھا کھا کر خوب موٹا تازہ بن گیا ہوا ہے - اگر وہ شخص پنجاب میں آ گیا - اور اُسے گیہوں کی روٹی چند یوم کھانے کا اتفاق ہو گیا تو اُس کے آلات غذا میں خواہ نخواہ گرانی ہو جائیگی - لہذا وہ اچھے بھلے بے ضرر کھانے کے ساتھ فساد برپا کر دیگا - اور ضرور ہی اسہال یا پیچش پیدا کر کے اُس کو دور اور نابود کرنا چاہیگا - اور مفت میں اپنا نقصان کر لیگا - حالانکہ اگر گیہوں کی روٹی کو وہ ہضم کر لیتا تو اسکا کیا نقصان تھا - کیونکہ وہ نہایت مقوی اور لذیذ چیز تھی - اسی طرح مثلاً ایک گھاس پارٹی کے آریہ کا معدہ جو کہ ہر روز حلوا اور پوری کھا کھا کر لحیم و شحیم بن رہا ہے - اگر ایک دو یوم اسے گوشت کھلایا جائے گا - تو ضرور ہی فساد برپا کریگا - حالانکہ گوشت کو ہضم کرنا بھی معدہ کا ہی کام تھا - نہ کہ کسی دیگر عضو کا - آخر اسقدر بے شمار جانور جو دنیا میں ذبح ہوتے ہیں اُنہیں ہضم کر جانے والے بھی معدے ہی ہیں - یہ تو ایک عضو معدہ کی مثال ہوئی - دوسری مثال جلد کی سنو کہ جس شخص کے بدن میں خون وافر ہو گا - اور اس کی جلد خوب طرح سے خون سے خوراک لیکر مدہن اور مچرب بنی ہوئی ہو گی - تو وہ جلد ذرا سی موسم کی تبدیلی میں ضرور متاثر ہو جائیگی - اور قسم قسم کے پھوڑے اور پھنساں پیدا کر دیگی - لیکن برخلاف اسکے جن دبلے پتلے آدمیوں کی جلد بسبب کمی خون کے خشک ہو - اور باریک بھی ہو گئی ہو گی اول تو اس میں موسم کی تبدیلی سے کچھ بھی ظہور میں نہ آئیگا - لیکن اگر بوجہ قوی ہونے اسباب کے کوئی پھنسی نکل بھی آئیگی تو بوجہ کمزوری جلد کے وہیں کی وہیں خشک ہو جائے گی - دوسری قسم امراض کی یہ ہے کہ مثلاً اگر سم الفار وغیرہ تیز اور سخت مخدوش اشیاء زیادہ وزن میں معدہ تک پہنچ گئیں -

(باقی آئندہ)